خبار نور افشاں لودیان

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۲۹ مئی ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ

〃 دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ

〃 ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی بھیجانی۔

ایڈیٹوریل

مسیح کے جی اُٹھنے کا یقین کامل حاصل ہونے پر

جو تبدیلی رسولوں کی حالت میں ظاہر ہوئی ایسی عجیب کیفیت ہی کہ اگر ہم ذرا غور اور تامل کے ساتھ اسپر سوچیں تو بیشک ہم کو اقرار کرنا پڑیگا کہ ایسی تبدیلی کا یکایک اُنکی عالتوں اور دلوں میں پیدا ہو جانا کسی اور وجہہ سے ممکن نہ تھا۔ اس ماجرے سے پہلے وے مسیح کی مسیحائی کی نسبت تنگ و دنیوی خیالات میں پھنسے ہوئے تھے اور اُنمیں سے بعض اپنے کو دستوری میں اور بعض دستوری پیار رہنا کی خواہش رو رو کر مار رکھتے تھے اور یہہ بحث کرتے ہم میں سے کون بڑا ہوگا لیکن اسکے بعد اُن کو فوراً ایک صاف سمجھ اسکی مسیحائی و سلطنت کے عالمگیر اور خود مختار طریقہ اور روحانی خاصیت کی حاصل ہوگئی اسکی مصلوبیت سے اُنکی ساری اُمیدیں بلکل قطع اور موقوف ہو کر یاس و ناامیدی سے بدل گئی تھیں اور ایک بے بیان غم اور اداسی میں مستغرق ہو گئے تھے۔ لیکن جی اُٹھنے کے کامل اثبات اور دلایل پا کے وے فوراً کامل خوشی اور لازوال اُمید سے معمور و مسرور ہو گئے وے بیشتر کمزور ڈرپوک اور بزدل تھے ایسا کہ پطرس جو سبھوں میں زیادہ دلیر اور بہادر تھا جب ایک لونڈی نے اُس سے پوچھا "تو بھی اُسکے ساتھیوں میں سے ہی"؟ تو اُسنے اپنے خداوند کا انکار کیا لیکن اُسکی قیامت ثابت ہونے پر وہ اُسکے نام کا اقرار کرنے اور اسکے جی اُٹھنے کی گواہی دینے میں اسقدر بیخوف اور مستقل تھا کہ مخالفوں کے سامنے جبکہ جان کا خوف تھا اقرار کرتا اور کہتا کہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہی اُسکی گواہی نہ دیں۔ ایسی تبدیلی صرف مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت کے مضبوط اعتقاد ہی سے پیدا ہو سکتی تھی چنانچہ اس بات کو خود منکر نکتہ چین لوگوں نے بھی تسلیم کیا ہی۔ بور کہتا ہی کہ "صرف جی اُٹھنے کا معجزہ ہی اُس شک کو دور کر سکتا تھا جو ایمان کو ابدی موت کی رات میں ڈالنے کو تیار تھا۔" غرض شاگردوں میں یکایک ایسی تبدیلی واقع ہونا دلالت کرتا ہی کہ مسیح کا جی اُٹھنا ایک حقیقی ماجرا ہی جسکے دریافت کرنیکے بہترین وسایل اُنکو حاصل تھے اور جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اور سُنا اور معلوم کیا اُسکی نسبت وے دھوکا نہیں کھا سکتے تھے۔ پس اُنہوں نے کمال درجہ کا یقین اُسکی موت اور قیامت کا حاصل کرکے ہزاروں یہودیوں کے درمیان عید پنتیکوست کے دن مسیح کے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے پر گواہی دی۔ اور پطرس نے گیارہوں کے ساتھ کھڑے ہو کے بلند آواز سے کہا کہ "اے اسرائیلی مردو یے باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک مرد تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا۔ اُن معجزوں اور اچنبھوں اور نشانوں سے جو خدا نے اُس کی معرفت تمہارے بیچ میں دکھائے جیسا تم آپ جانتے ہو۔ اُسیکو (نہ کہ کسی شتبہ لہم کو) جب خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادے اور علم ازلی سے سونپا گیا تھا تم نے پکڑ

اور بیدینوں کے ہاتھ سے کیلیں گڑواکے قتل کیا۔ اُسیکو خدا نے موت کے بند کھول کے اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے قبضہ میں رہے"۔ اعمال ۲-۲۲ سے ۲۴ آیت تک۔ اس کے ثبوت کے لئے پطرس نے ۱۶ زبور ۸ آیت کا حوالہ دیا کہ داؤد اُسکے حق میں کہتا ہے کہ اسی سبب میرا دل خوش ہے اور میری زبان نہال ہے بلکہ میرا بدن بھی اُمید میں چین کریگا۔ اس لئے کہ تو میری جان کو عالم غیب میں نہ چھوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا۔ اب باوجود ایسی قوی دلیلوں اور صریح بیانوں کے بھی اگر کوئی دھوکھے اور شبہ میں گرفتار رہنا پسند کرے اور شبہ وہم کے خطرناک جال میں پھنسا رہے تو ہم بجز افسوس کرنیکے اور اسکے لئے کیا کرسکتے ہیں +

ہماری سمجھ میں ابتدائے اشاعت دین عیسوی میں بعض صاحبان نے ہندوستان میں نومریدوں کا بپتسمہ کے وقت اُنکا نام بدلنے اور فوراً کوٹ پتلون پہننے سے نہ روکنے میں کسیقدر غلطی کی کیونکہ کسی ہندو یا مسلمان کا مسیحی ہوکر یکلخت ایسا کرنا نومرید کے ہم قوم اور رشتہ داروں کے لئے ایک گونہ روک اور تنفر کا باعث ہو گیا اور اگرچہ مسیحی دین میں امورات مذکورہ بالا کچھ لازمی اور ضروری نہیں مگر غیر اقوام نے یہہ ہی سمجھا کہ عیسائی ہونے میں ان باتوں کو کرنا ضرور ہی لازم آویگا۔ بیشک اگر کوئی نام ایسا ہو جسکے معنی کفر یا بت پرستی ظاہر کرتے ہوں جیسا غلام محمد۔ محمد بخش لچھمن داس یا گنگا داس وغیرہ تو اُنکا بدلنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ تبدیل نام کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ انگریزی لباس پہننے میں کوئی قباحت یا عیب نہیں ہے۔ بشرطیکہ شایستہ طور پر اور مکمل سوٹ بہم پہنچ سکے۔ ہم اُن امریکن اور یورپین صاحبوں سے متفق نہیں ہیں جو دیسیوں کے انگریزی لباس پہننے کو ناگوار سمجھتے اور انپر طنز کرتے ہیں لیکن دیسی مسیحیوں کا دیسی لباس جو سادہ اور کم قیمت بھی ہے پہننا ہماری رائے میں زیادہ تر پسندیدہ اور زیبندہ ہے۔ چند برس کا عرصہ گذرا کہ امریکن میتھوڈسٹ لوگوں اور چرچ مشن والوں میں انگریزی کپڑا پہننے کے بارہ میں بڑی گرم اور سخت بحث ہوئی اور طرفین سے اخباروں اور رسالوں میں بڑے طویل مضامین شایع ہوئے اور سخت کلامی اور نالایم الفاظ کا فریقین نے استعمال کیا۔ میتھوڈسٹ برادر مسیحیوں کے انگریزی لباس پہننے کے برخلاف اور چرچ مشن والے اُسکے حامی اور طرفدار تھے۔ مگر باہمی تو تو میں میں کے سوا کوئی مفید مطلب اُس تمام مباحثہ سے برآمد نہیں ہوا اگر طرفین کا عمل "در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش" پر ہوتا تو ایسے لایعنی مباحثہ کی نوبت نہ پہنچتی۔ آج کل صدہا ہندو اور مسلمان نظر آتے جو انگریزی لباس پہنتے ہیں کوئی اعتراض کی بات اسمیں نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص انگریزی دان نہو ایسے کا انگریزی لباس پہننا باعث اعتراض ہو سکتا ہے چنانچہ ہمیں یاد ہے کہ بعہد بدنظمی مہاراجہ شیودان سنگھ آنجہانی جب الور میں ایجنسی قایم ہوئی اور کپتان طامس کیڈل صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکر وہاں تشریف لے گئے تو ایک عیسائی فوجی افسر جو ریاست میں پشتینی ملازم تھے صاحب ممدوح کی ملاقات کو انگریزی پوشاک پہنکر گئے صاحب نے فرمایا "ول ہو آر یو" "واٹ از یور نیم مسٹر" مگر چونکہ افسر موصوف انگریزی دان نہ تھے ایجنٹ صاحب کا مُنہہ تکتے رہ گئے۔ بعد قدرے توقف عرض کی کہ حضور میں انگریزی نہیں جانتا +

صاحب نے فرمایا کہ بہتر ہے کہ تم انگریزی لباس نہ پہنو پس اُس روز کے بعد اُنہوں نے پھر کبھی انگریزی کپڑا نہ پہنا تو بھی ایجنٹ صاحب اور ریاست الور کے تمام امیر و غریب اُنکو عیسائی جانتے اور عزت کرتے تھے۔ عیسائی دین اور غیر مذاہب میں یہہ بھاری فرق ہے کہ غیر مذاہب کے پیرووں میں اکثر ایسے نشانات ظاہری اُنکے لباس و جسم میں مذہبی حکم کے مطابق پائے جاتے ہیں جن سے ہم اُنکو دیکھتے ہی فوراً پہچان سکتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔ مثلاً ایک برہمن کا ظاہری نشان اُسکے ماتھے پر قشقہ اور گلے میں زنار دیکھکر ہم معلوم کرسکتے کہ یہہ برہمن ہے اور ایک شخص کو جسکے لب تراشے ہوئے اور نیچی داڑھی اور ٹخنہ سے اونچا پاجامہ اور نیلا یا گیروی عمامہ رکھتا ہو ہم دیکھتے ہی کہہ سکتے کہ یہہ محمدی ہے مگر مسیحی دین میں اسکے معتقدین کے لئے کوئی جسمانی یا لباسی نشان بحکم مذہبی ایسا نہیں مقرر کیا گیا کہ بظاہر جسکے دیکھنے سے معلوم ہوسکے کہ یہہ شخص مسیحی ہے۔ مسیحی کی پہچان کے لئے صرف ایک ہی علامت کافی ہے جسکا ظہور اُسکے ظاہر اور باطن دونو سے ہوتا اور وہ صرف مسیحی چلن ہے۔ اگر مسیحی اپنی رفتار و گفتار میں ہمیشہ مسیح کے نمونہ پر چلے تو خواہ وہ ہندوستانی یا انگریزی لباس رکھے مگر وہ خداوند اور انسان کی نظر میں مسیحی ٹھہریگا۔ اگر مسیحی ہیں تو لازم و واجب ہے کہ ہم خداوند کے اِس فرمان واجب الاذعان کو کبھی فراموش نہ کریں کہ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وے تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کریں۔ متی ۵-۱۶ +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک محمدی ملاقات کے لئے ہمارے پاس آئے اور عند الملاقات مذہبی تذکرہ درمیان آیا تو انجیل کی نسبت اُنہوں نے بیان کیا کہ جبتک مسیح کے شاگردوں کا جنہوں نے انجیل کو لکھا خدا کے رسول اور صاحب معجزہ اور الہام ہونا کما حقہ ثابت نہو میں اُنکی لکھی ہوئی کتاب کو آسمانی کتاب اور منجانب اللہ تسلیم نہیں کرسکتا۔ شخص مذکور اگرچہ قرآن سے ناواقف نہ تھا جیسا کہ گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا مگر جب ہم نے کہا کہ آپ اگر محمدی ہیں تو مسیح کے شاگردوں کی نسبت قرآن ہی میں دریافت کرسکتے کہ وہ اُنکو رسول اللہ اور صاحب وحی اور انصار اللہ وغیرہ صاف صاف کہتا ہے چنانچہ لکھا ہے وجاء من اقصی المدینۃ رجل یسعیٰ قال یاقوم اتبعوا المرسلین۔ یعنی شہر کے سرے سے کوئی آدمی دوڑا

آیا اور کہا ہے لوگو رسولوں کی تابعداری کرو۔ قرآن اُنکو رسول کہتا مگر آپ اُنکی رسالت کے منکر ہوتے ہیں۔ پھر قرآن میں اُنکو انصار اللہ یعنی خدا کی مدد کرنے والے کہا ہے اور یہ بھی کہ ہم نے وحی بھیجی حواریوں کیطرف۔ اِن باتوں کو منکر حضرت محمدی نے فرمایا کہ رسول بھیجے ہوئے کو کہتے ہیں مسیح نے اُنکو بھیجا اور وے اِس لئے رسول یعنی مسیح کے بھیجے ہوئے ہیں نہ یہ کہ رسول اللہ ہیں اور وحی تو نحل پر بھی بھیجی گئی جیسا لکھا ہے اوحیت الی النحل۔ ہم ایسی باتیں محمدیوں سے پہلے بھی سُن چکے ہیں اور اس کا سبب یہہ ہے کہ وے مسیح اور اُسکے شاگردوں کے حق میں بدگمان ہیں اور چاہتے ہیں کہ جہانتک بن سکے رسولوں کو ناقابل اعتبار ٹھہرادیں تاکہ انجیل جو اُنکی لکھی ہوئی ہے نامعتبر ٹھہرے۔ محبت سب کچھ باور کرتی ہے لیکن عداوت بدگمان ہے "ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است"۔

غور طلب رات بہت گذر گئی اور صبح نزدیک ہوئی پس ہم اندھیرے کے کاموں کو ترک کریں اور روشنی کے ہتھیار باندھیں۔ رومیوں ۱۳-۱۲

مُراسلات

رفیق مہاجرت

یوحنّا

۱۶/۸۹۷

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۲۱ جلد ۱۸)

انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الاخر کتاب اللّٰہ وعترتی۔ یعنی میں تم میں چھوڑنیوالا ہوں دو چیز گراں کہ جبتک تم اُن دونوں پر چنگل مارتے رہوگے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اُن دونوں میں بڑی چیز کتاب اللہ اور چھوٹی میرے قرابتی۔ لیکن عقلمند آدمی اگر ذرہ بھی اِن چیزوں اور اُنکی حاجتوں پر فکر کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ حقیقی تسلی اِن میں کہاں ہے اور دنیا کے لوگوں اور خداوند مسیح کے تسلی دہندہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے چونکہ محمدی بھائی چند متعصب علما کے بہکانے اور عثمان کے فرمانے سے اس سچی تسلی دہندہ کو محمد صاحب مانتے ہیں جیسا کہ مباحثات فریقین سے واضح ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اُنکو حقیقی اور اصلی تسلی دہندہ کیطرف متوجہ کردیں بھائی محمدیو اگر بقول عثمان محمد صاحب تسلی دہندہ تھے تو خود محمد صاحب نے قرآن اور قرابتیوں کو تسلی دہندہ کیوں مانا اس لئے آپ لوگوں کا یہہ فہم بمنزلہ وہم ہے اب قرآن اور قرابتیوں کے حق میں خیال فرمائیے محمد صاحب کے خُسر جناب عمر حسبنا کتاب اللہ میں (بس ہے مجھکو اللہ کی کتاب) قرابتیوں سے محض انکار فرماتے ہیں۔ اور محمد صاحب کے داماد حضرت علی کہتے ہیں کہ ھٰذا قرآن صامت یہہ قرآن گونگا ہے و انا القرآن الناطق اور میں قرآن گویا ہوں۔ دیکھو عمر کے قول سے قرابتیں نذر رد ہوئے اور علی کے اقرار سے قرآن کا تسلی دہندہ ہونا ثابت ہوا اور محمد صاحب کے خیال سے خود محمد صاحب تسلی دہندہ نہیں ہیں۔ پھر کیوں نہیں سچی تسلی دہندہ کو قبول کرتے ہو۔ اب خیال کرو کہ خداوند مسیح نے کیوں تسلی دہندہ ضروری سمجھا اس لئے کہ بغیر اُسکے گنہگار انسان پاکیزگی کو حاصل نہیں کرسکتا اور جبتک پاک نہ ہو خدا کو نہیں دیکھ سکتا دیکھو متی کی انجیل ۵/۸ تیرہویں صدی کے امام ابوالمنصور صاحب اپنی کتاب نوید جاوید کے صفحہ ۴۹۶ سطر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ میں فرماتے ہیں کہ روح القدس تیسرا ہے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ لیکن انہوں نے بے سوچے ایسا دعوے کیا جو کلام الٰہی کے خلاف ہے دیکھو ۲ قرنتیوں ۱۳/۱۴ میں باپ دوسرا ہے اور مکاشفات ۱/۴،۵ میں یہی روح القدس دوسرا ہے۔ پھر اس نزاع لفظی سے کیا فائدہ اور کیا تسلی مل سکتی ہے؟ پھر خداوند مسیح نے فرمایا کہ تسلی دہندہ کے آنے کے لئے میرا جانا ضروری ہے اور یہہ سچ ہے کیونکہ مسیح کا اس جہان میں آنا اسلئے تھا کہ نجات تیار کرے جسمیں اُسکا پیدا ہونا صلیب پر جان دینا زندہ ہونا آسمان پر صعود فرمانا شامل ہے کیونکہ احبار ۱۶/۱۵ کے مطابق ضرور تھا کہ سردار کاہن لہو لیکر پاکترین مکان میں پردہ کے اندر آوے اسطرح خداوند مسیح اپنا لہو لیکر خدا باپ کے حضور میں آیا۔ اب کہ نجات تیار ہے ضرور ہوا کہ دوسرا تسلی دہندہ روح القدس جہان میں آکر تمام گنہگاروں کو یہہ نعمت عظمی پہنچا دے کیا یہہ ہو سکتا تھا کہ جبتک خداوند ہمارا کاہن لہو لیکر پاکترین میں داخل نہ ہوا اور ہنوز کفارہ کامل نہ ہوا ہو اور روح القدس اپنا کام شروع کرنیکو آجاتا ممکن نہیں یہہ محال مطلق ہے پس خداوند کا صعود ہمارا عین بہبودی ہے۔ پھر خداوند نے آپ ہی فرمایا تھا کہ "میں جو ہوں اگر زمین سے اونچا اُٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا" یوحنا ۱۲/۳۲ اور یہہ کشش

روح قدس پر موقوف تھی "کوئی بغیر روح قدس کے یسوع کو خداوند کہہ نہیں سکتا" (قرنتی ۱۲ : ۳) لفظ خداوند عبرانی میں یہوواہ ہی جسکے معنی ہیں "نجات دہندہ خدا" اور وہ یسوع ہی - درحقیقت یہہ دنیا گناہ کا کنواں ہی جسمیں انسان گر گیا تب خداوند یسوع بھی اُس کنوے میں آیا تاکہ گنہگار انسان کو پھر اوپر لانیکا انتظام کرے بعد وہ اوپر آیا اب روح القدس کی ڈوری سے ہر ایک کو کھینچتا ہی +

آٹھویں آیت میں لکھا ہی کہ وہ تسلی دہندہ دنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت سے ملزم ٹھہرائیگا واقعی یہہ بھی ضرور تھا کیونکہ جبتک انسان بھوکھا نہو کھانیکی ضرورت نہیں سمجھتا پیاسا نہو پانی کے پانے کی پرواہ نہیں رکھتا تکلیف نہ دیکھے آرام کی قدر نہیں کرتا - اسی طرح جب روح پاک انسان کو اُسکے گناہ سے واقف کرتا تب وہ مانتا ہی کہ میں گنہگار ہوں پھر راستی سے جو قوت مرضی ہی اُسے صاف بتاتا ہی کہ تیری وہ اصلی حالت کہ جب صرف راستی کا طالب تھا جاتی رہی اور اس برگشتگی کی حالت میں دل سراسر بطلان کا طالب ہی تب وہ گنہگار اقراری ہوتا ہی کہ فی الواقع میرا یہی حال ہی - پھر عدالت سے روح پاک انسان کو یوں ملزم قرار دیتا ہی کہ ہاں جب انسان گنہگار ہی اور سچائی کو کھو بیٹھا تب ضرور ہی کہ گناہ کی مزدوری موت مندرجہ پیدایش ۲ : ۱۷ جسدن تو اُسے کھائیگا تو ضرور مریگا - اُسکو دیجائے خلاف اُسکے انصاف قایم نہیں رہ سکتا - اُسوقت فوراً گنہگار کے مُنہہ سے یہہ کلمہ نکلتا ہی کہ "اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں" اعمال ۱۶ : ۳۰ اُسوقت خداوند مسیح گنہگار کو روح القدس کے وسیلہ کھینچتا ہی - پھر سارے دکھ درد جنسے بھائی ہندکے چھوٹے برادری کی لعن طعن حتی کہ جان جانے تک میں تسلی حاصل ہوتی ہی جیساکہ خداوند کے شاگردوں پطرس یعقوب استیفان پولوس وغیرہ کے حالات سے ہمارے دل کو تسلی حاصل ہوتی ہی کاش کہ ہمارے بھائی محمدی صاحبان بھی اس دوسرے تسلی دہندہ کے زیر سایہ ہماری طرح خداوند کی مہاجرت میں اُسکے آنے تک اس زندگی کے سفر کو بدل جمعی تمام طے کریں +

راقم

کیدار ناتھ - ت - س - و - از - سہارنپور -

اخبار عام کی جلن

اخبار عام ۹ مئی میں نور افشاں ۲۴ - اپریل کی اس سُرخی (دھرم سبھا نیچ) پر یہہ جا اپنی جلن ظاہر کرتا ہی اس سرخی کو عیسائی مشنریوں کا ہتھکنڈہ اور دھوکہ بازی بیان کرتا ہی - اب ناظرین عموماً اور اخبار عام خصوصاً اپنے دلوں میں انصاف کریں کہ یہہ دونوں باتیں اخبار عام کی کہانتک وقعت اور قدر رکھتی ہیں +

اوّل ہر کوئی جانتا ہی کہ ہتھکنڈہ کی ضرورت تو اُسوقت ہوتی ہی کہ جب ہر طرف سے ناکامیابی ہی ناکامیابی ظاہر ہو پر جب یہہ بات نہیں تو بھلا پھر دھوکہ یا ہتھکنڈوں کی ضرورت ہی کیا ہی - کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اب چاروں طرف مسیحی مذہب کی روشنی بڑے زور سے پھیلتی جاتی ہی - اور اس امر کی بابت مخالفین کی گواہی بھی موجود ہی اور دلیل اس روشنی کے پھیلنے کی یہہ ہی کہ سیکڑوں ہزاروں ہندو و محمدی جو بحر عصیان میں غرق تھے اور بے سر و سامان اپنی مسافت طی کیا چاہتے تھے - خدا کے فضل سے راہ نجات پر لائے گئے اور روز بروز لائے جاتے ہیں - اور آئندہ اس سے بھی زیادہ کامیابی کی اُمید ہی +

دویم رہی بات دھوکہ بازی کی یعنی یہہ کہ عیسائی مشنریوں نے اپنی میٹنگ کا نام ہندی الفاظ میں رکھا ہی جس سے ناواقف دھوکا کھا سکتے ہیں اس بات میں بھی ہمارے خیال میں اخبار عام کی عقل عام ہی معلوم دیتی ہی کیونکہ ناواقف تو آدمی جبتک ہی رہتا ہی جبتک نفس مضمون کو نہ دیکھے - پر جب مضمون کو پڑہ لیا تو ناواقف نہ رہا - اور نہ ہی دھوکا خوردنی کا مقام رہا - ہاں اگر محض سرخی سے دھوکا کھاویں تو وہی کھاوینگے جو اخبار عام کی سی عقل و فکر رکھتے ہیں - بریں عقل و دانش بباید گریست +

البتہ دھوکے بازی تو تب ہو سکتی تھی کہ جب اس دھرم سبھا کے مضمون میں یسوع خداوند کو کسی دیوتا کے اسم سے موسوم کیا ہوتا - اور یسوع کے شاگردوں کو پنڈتوں کے نام سے - اور بائبل مقدس کو وید کا بوسیدہ چولا پہنا کر ظاہر کیا جاتا - مگر یہہ باتیں تو ہرگز اس مضمون میں پائی نہیں جاتیں پڑھنے والا بخوبی معلوم کر سکتا ہی - کہ یہہ دھرم سبھا اور اسکا مضمون مسیحی مذہب سے متعلق ہی - نہ کہ ہندو مذہب سے پھر دھوکا بازی کیونکر ہو سکتی ہی - معلوم ہوتا ہی کہ اس بیچارے سادہ لوح اخبار نویس نے ضرور کبھی نہ کبھی اس قسم کا دھوکا کھایا ہو - اور وہ بھی شاید اپنی ہی معزز برادری سے ‡ - ورنہ ایسی اٹک باتیں کبھی نہ لکھتا - خیر ڈرے ہوئے کیا کچھ نہیں کرتے - اور پھر یہہ ہی نہیں کہ مشنریوں کو دھوکے باز ہی کہہ کر جلے بھُنے دل کو ٹھنڈا کیا - بلکہ آگے چلکر حضرت نے تعزیرات ہند کی بھی ترمیم دی ہی - اور اُنکو اپنے خیال میں مجرم ثابت کر کے کسی اولوالعزم ہندو یا ہندو جماعت کو ترغیب دی ہی - کہ گورنمنٹ عالیہ کو اس بات پر توجہ دلادیں - لیکن اس امر میں ہم اخبار عام کو صلاح دیتے ہیں کہ آپ ہی کمر ہمت باندھئے - بھلا آپ سے بڑھکر اولوالعزم اور کون ہوگا - آپ ہی قدم شریف کو آگے بڑھائیے مگر ذرا سوچ سمجھکر اور اس بات کو بھی مد نظر رکھیں کہ کسیکو ناحق دھوکہ باز کہنا بھی ایک

٭ ست دھرم پرچارک لاہور مطبوعہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۹۰ع بجنسہ انجیل بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۹ع صفحہ ۳ پر ایک محمدی صاحب کی رائے +

٭ ٹھاکر صاحبان سے مراد ہی +

‡ یعنی دیانندی جنکے خیالات تو نشٹ ہندوؤں کے مخالف مگر ہندوؤں کو دھوکا دینے کے لئے سر پر بودی - گلے میں جنیؤ - اور گنگا اشنان کر کے اگرچہ نہ کریں ذات سے خارج حقہ پانی بند +

جرم ہی +

اب اے ناظرین آپ یقین جانئے کہ نہ تو عیسائی مشنریوں کو سوائے بائبل مقدس کے جو فی الحقیقت دودھاری تلوار ہی کسی ہتھکنڈہ کی ضرورت ہی - اور نہ ہی اُنکا یہہ کام ہی کہ اخبار عام جیسے کسی سادہ لوح کو اپنے دام تزویر میں لاویں - بلکہ اُنکا کام اور کوشش یہہ ہی کہ مسیحی مذہب کی بیش قیمت صداقتوں کو سب کے سامنے پیش کریں - جو اُن صداقتوں کو مانکر خداوند مسیح پر ایمان لاتا ہی نجات ابدی حاصل کریگا - اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم ہوگا +

راقم

ایک مسیحی از ڈیرہ غازی خان

مختصر کیفیت امتحان گرلس بورڈنگ سکول نصیر آباد راجپوتانہ

بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۹۰ء بوقت صبح ۷ بجے حسب تجویز راجپوتانہ مشن کمیٹی جناب پادری گری صاحب مقیم اجمیر و پادری بیکلیس صاحب الور و جناب پادری جیمس صاحب و ڈاکٹر ہلی صاحب نصیر آباد بورڈنگ سکول نصیر آباد کی لڑکیوں کی نوشت خواند و سلائی وغیرہ کا کام جو مس انڈرسن صاحبہ مہتممہ کی سپردگی میں ہوا سالانہ امتحان لینے اور ملاحظہ کرنے کو تشریف لائے +

صاحبان مذکور نے دو روز تک مدرسہ کی ہندی - اردو انگریزی - دینی و دنیوی اخلاقی علمی کتابوں - تواریخ جغرافیہ حساب پٹی پہاڑے - لکھنا - املا وغیرہ باتوں میں جدی جدی جماعتوں کا لڑکیوں کی عمر و لیاقت کے موافق امتحان لیا اور اُنکے ہاتھوں کے کام (سلائی کشیدہ وغیرہ) کا معائنہ و ملاحظہ فرمایا +

صرف دو جماعتوں کا امتحان کتاب مقدس میں تحریری ہوا - پہلی جماعت کا امتحان سموئیل اور سلاطین کی کتاب میں اور دوسری جماعت کا مقدس کتاب کے احوال میں ہوا اور انکے لئے انعامات بموجب تحریری جوابات تجویز ہوئے +

باقی دیگر مضامین میں زبانی سوال جواب ہوئے اور انکے واسطے انعام مطابق سال بھر کے نمبروں اور حاضری کے قرار پائے +

لڑکیوں کے رہنے سہنے کے طریقہ اور چال چلن کی بابت خاص انہیں لڑکیوں سے تحقیق و پوچھ پاچھ ہوکر انعام مقرر ہوا +

دوسرے روز ۱۵ مئی سنہ رواں کو بوقت چھ بجے شام ایک جلسہ خاص تقسیم برائے انعامات منعقد ہوا جس میں سٹیشن ہذا کے سب یورپین مشن ایجنٹ معہ اپنی میم صاحبوں کے اور دو تین بڑے فوجی افسر اور عنقریب یہاں کے کلیسیا کے سب دیسی عیسائی معہ گھرانے اور چند دیگر مسیحیوں کے جو اجمیر بیاور جیپور دیولی وغیرہ سے لڑکیوں کو لینے آئے اور دیگر اشخاص حاضر جلسہ تھے اول جناب جیمس صاحب (پادری سٹیشن ہذا) نے کمال گرم جوشی اور دلی الفت سے دُعا مانگی اور سال بھر کی ترقی کی کارگذاری کے لئے خدا کا شکریہ ادا کیا اور آیندہ کے لئے اُس سے اس کام کی ترقی کے لئے فضل اور مدد کے اور لڑکیوں کے لئے یہاں سے گھر پر جانے اور وہاں پر رہنے میں برکت کے طلبگار ہوئے +

بعد ازاں جناب پادری گری صاحب نے کچھ مختصر بیان لڑکیوں کی تندرستی اور انعام پانے اور رخصت ہوکر گھر پر جانے کی خوشی کا کیا - اور سب حاضرین جلسہ پر ظاہر کیا کہ لڑکیوں کا امتحان قریب قریب سب باتوں میں سوائے حساب کے بہت اچھا ہوا - پھر صاحب ممدوح نے چند عمدہ اور پاکیزہ پند و نصایح بکمال سنجیدگی اور دلسوزی سے لڑکیوں کو دیں خصوصاً اس بارہ میں کہ وے روز بروز دینی و دنیوی باتوں میں ترقی کریں اور جب یہاں سے رخصت ہوکر اپنے گھر جاویں تو ایام تعطیل میں اپنے سبقوں سے بالکل غافل اور بے پروا نہوں - اور جو نیک تعلیم اُنہوں نے ابتک پائی ہی اُس کا نیک اثر گھر میں اور لوگوں میں اپنی نیک چال چلن اور ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری سے ظاہر و آشکارا کریں مبادا جو تعلیم اُنہوں نے پائی ہی اُسکی بدنامی ہو - پھر اُنکو ہدایت اور تاکید کی کہ وے ٹھیک وقت معین پر اسکول میں حاضر ہوں تاکہ اُنکی تعلیم و تربیت میں کسی طور کا ہرج نہو +

اس عرصہ میں مس انڈرسن صاحبہ مہتممہ بورڈنگ سکول مدرسہ کی لڑکیوں کے ساتھ باجے پر انگریزی گیت گا گاکر سب ناظرین اور سامعین کو اپنی خوش الحانی سے محظوظ کرتی رہیں +

بعد ازاں یہاں کی بریگیڈ پر جنرل راس صاحب کی میم صاحبہ کے ہاتھ سے انعام تقسیم ہوکر جناب پادری جیمس صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا -

یہہ سکول قریب عرصہ چھ سات برس سے شروع ہوا ہی اور فی الحال بورڈروں کا شمار ۷۰ سے اوپر ہی اور قریب ۱۳-۱۴ لڑکیاں دن کے وقت یہاں کے مسیحیوں کی آتی ہیں سال بسال بورڈروں کا شمار بڑھتا جاتا اور کام رونق اور ترقی پاتا چلا جاتا ہی مس انڈرسن صاحبہ اس کی مہتممہ ہیں اور مس اوبرج صاحبہ انکی معاون و مددگار ہیں +

اسکول ۱۶ مئی سے آخر جون ۱۸۹۰ء تک بند رہیگا تمام مسیحی بھائیوں کی خدمت میں التماس ہی کہ وے اپنے پر کچھ تکلیف گوارا کرکے اپنی لڑکیوں کو مقررہ وقت پر حاضر کریں جو کوئی مسیحی اس مدرسہ میں اپنی لڑکی داخل کرنا چاہتے ہیں وے اپنی لڑکی کو ہندی پہلی کتاب اور ۱۰۰ تک گنتی اپنے گھر پر سکھانے کے بعد مس انڈرسن صاحبہ سے اُسکے داخل کرنے فیس کی شرح اور پڑھائی وغیرہ کی بابت خط و کتابت اور پوچھ پاچھ کرے +

راقم گوپال ناتھ

بقیہ علاقہ ریاست الور میں پادری اے پی سی جیمین صاحب کے دورہ کا بیان

۱۸ ڈسمبر۔ خوشحال گڈھ۔ آٹھ میل کی مسافت۔ ایک تنگ نالہ ہر دو جانب گھری جھاڑی ہی جہاں مہاراجہ الور کی شکارگاہ ہی۔ یہاں بگھیرے چیتے سابر نیل گاے اور جنگلی سؤر بکثرت پھرتے ہیں ✤

ہم دھرم پور میں ایک دھرم سالے میں ٹھہرے اور گوجروں بنیوں اور برہمنوں سے جو مسافر ہماری مانند تھے نجات بخش باتیں کیں۔ پھر ہم ایک عالیشان باولی پر جو سنگ مرمر سے (جسکے لئے الور مشہور ہی) معہ ایک چاہ اور گھاٹ کے الور کے سابق مہاراجہ کے ایک مورد لطف اہل کار نے جواب بست حالی میں ہی تعمیر کی تھی ٹھہرے اُسنے اِس عمارت کو دھرم کا کام سمجھ کر تعمیر کیا تھا۔ جسکے تصدق سے وہ سمجھتا ہی کہ بہت مشتبہ معاملات سے بری رہا اور اپنے ایام اقبالمندی میں بڑا روپیہ کمایا۔ رجواڑہ ایسا ہوتا ہی اور بہت لوگ اسی شخص کے نمونے کے اُسمیں پائے جاتے ہیں۔ ہم دو بجے خوشحال گڈھ پہنچے۔ شام کے وقت خوشحال گڈھ کی چھوٹی بستی میں قریب بیس آدمیوں کو انجیل کی منادی کی۔ یہہ گانوں اور آسپاس کے میدان زراعت اور کے ایک اہلکار کے ٹھیکہ میں ہیں جسکے کامدار نے بخوش اخلاقی ہمیں قبول کیا۔ وہ ایک غوغائی اور سخت دل گنہگار تھا اور خدا کی محبت کی بات کو دم بھر کے لئے سننے کا انکار کیا! اور ہم سے ملکار کے کہنے لگا "خدا کی محبت"! کیسی غیر ممکن بات ہی! میں نے بلدان اور ملاحظے سے اور بہت کرنے سے برسوں ایمانداری سے اُسکی بندگی کی اور تین مہینے گذرے اُسنے میرے بڑے بیٹے کو جسکی شادی وہ ایک مہینے پہلے کرنے میں میں نے قرض لیکر بڑا روپیہ خرچ کیا اور عمر بھر کے لئے زیر بار ہو گیا موت کے ذریعہ مجھ سے چھین لیا! بہ نسبت بیٹے کے مرجانے کے اس شخص کو روپیہ کا غم زیادہ معلوم ہوتا تھا اور یہہ ہی غم اُس آدمی کی جان میں گھن کیطرح لگ رہا تھا۔ جسکے باعث وہ ایسا سخت بن گیا اور خدا کے حق میں ایسا بیرحم خیال اُسکے دل میں پیدا ہوا! خود راستبازجانوں کے لئے اسطرح کا بیج ڈالنا تمام عالم میں کیسا موثر ہی! ✤

۱۹ ڈسمبر۔ تھانہ غازی کو روانہ ہوئے جو علاقہ الور کا تحصیلی محصور شہر ہی اور اسکی آبادی ۲۰۰۰ آدمی ہر قوم کے ہیں۔ راستہ میں تین دفعہ اور بنیوں کے ایک گانوں میں دوبارہ منادی کی۔ پانچ گھنٹہ زین سواری کے بعد تین بجے خیمہ گاہ پر پہنچے۔ ٹفن کے بعد ہم تنگ پرہجوم بازار میں جا کے کھڑے ہوئے اور ایک بھجن گا کے جلد ایک بھیڑ کو اکٹھا کر لیا جسنے چاروں طرف سے ہمکو گھیر لیا لیکن جبتک ہم کو مسیح اور اُسکے ذریعہ نجات کی خوشخبری سنانے کی طاقت رہی وے لوگ توجہ اور ادب کے ساتھ سنتے رہے۔ بھیڑ میں سے بہتوں کے سوالوں کے جواب دیئے گئے اور لوٹتے ہوئے اکثر دوکانداروں کو اپنے آنے کا مقصد سُنایا ✤

ائی ڈیر حسن علی سفیر۔

تم اِس بات کو سُنکر خوش ہوگے کہ ہمارا انسٹیٹیوٹ بعد ایک کامیاب اجلاس کے فی الحال بند کیا گیا ہی اس اجلاس میں تین سینیر طالب العلموں نے ڈپلوما حاصل کیا اور میڈیکل مشنری مقرر کئے گئے۔ اوّل احمد شاہ متعلقہ کینیڈین پرسبیٹیرین مشن رتلام۔ دوئم گنگا سنگھ متعلقہ امریکن میتھوڈسٹ مشن اودھ۔ سوئم پولوس متعلقہ سی ایم ایس شکارپور بنگال۔ طالب علمان ذیل کے لئے اسکالرشپ عطا ہوئے۔ تھامس سالومن۔ ایس پی جی مشن دہلی تھیوفلس چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن سیالکوٹ روفس وجان برن مشن رانچی بنیمن جدعون ایس پی جی مشن کانپور انیشری پر امریکن میتھوڈسٹ مشن شاہجہانپور بنجمین فلپ سی ایم ایس متھرا۔ مہربانی کرکے یہہ بھی مشتہر کردیں کہ آگرہ کا میڈیکل مشنری انسٹیٹیوٹ یکم جولائی کو پھر کھلیگا۔ امیدوار ڈاکٹر پادری والنٹین صاحب (مقام آگرہ ۴۳ ڈرمنڈ روڈ) کے ساتھ خط کتابت کریں ✤

میں سچائی کے ساتھ تمہارا
کولن ایس والنٹین

شکریہ

کیا انجام ہر ایک کام میرا
خدایا! ہو مبارک نام تیرا

سنہ ۱۸۹۹ء کے نصف سے کلیسیاے لودیانے اپنے لئے ایک دیسی پاسبان کو (جسکا ذکر ہم سال گذشتہ کے پرچوں میں کرچکے ہیں) جنکر اُسکے گذارہ کا کل خرچ خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنے ذمہ لیا۔ کلیسیا اگرچہ اتنی وسعت نہ رکھتی تھی کہ اپنی اور پاسٹر کے عموماً کل ضروریات بخوبی پوری کر سکے پر شکر خدا کا جو کسی نہ کسی ذریعہ سے اُنکی حاجتیں پوری کرتا رہا اور جو جو باقی ہیں اُنکو بھی پوری کریگا۔ مثلاً مشنری صاحبان نے مسیحی مسافروں کے آرام کے لئے ایک معقول مکان کلیسیا کو عنایت کیا ہی۔ جسکے لئے خود کلیسیا نے چارپائیاں اور ضروری برتن مٹی تانبے پیتل وغیرہ کے مہیا کئے ہیں۔ یہہ گھر مسافرخانہ کہلاتا ہی جسمیں غریب وغربا کی خبرگیری اور امیر اُمرا کی خاطر تواضع کرنا مدنظر ہی۔ جناب مس گبس صاحبہ نے اور بزرگ ڈاکٹر نیوٹن صاحب نے چند عمدہ قیمتی کتابیں پاسٹر صاحب کو اُنکے ذاتی استعمال کے لئے بطور انعام کے عطا فرمائی ہیں۔ اور مس انڈروز صاحبہ و مس گرینفیلڈ صاحبہ نے کلیسیا کے بچوں کی روزمرہ کی دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے

مدرسہ کا انتظام کرکے وہ تعلیم یافتہ مسیحی اُستانی مقرر کی ہیں۔ کام عمدہ چل رہا ہے۔ مسیحی بچے مٹھائیاں کھاتے ہیں اور مس صاحبان کی بدولت خداوند کے گیت گاتے پھرتے ہیں۔ اور مسنر دھرم داس صاحبہ کلیسیا کی اَنپڑھ عورتوں کو دینی تعلیم دیتی ہیں۔ منجملہ دیگر ضروریات کے کلیسیا کے پاسبان کے مکان کی اشد ضرورت تھی۔ پاسبان صاحب کے لئے ابھی تک کرایہ کا مکان تھا اور کلیسیا کو اسکا بڑا خیال تھا۔ پر خداوند اپنا پوشیدہ انتظام کر رہا تھا جناب مس گرینفیلڈ صاحبہ نے جو ایک مدت سے نہ صرف غیر مذہب کے لوگوں کے فواید کے لئے پر اہل مذہب کے لئے بھی مع اپنے مددگاروں کے بہت کام کر رہی ہیں۔ مثلاً کئی ایک مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کا بورڈنگ اسکولوں کا خرچ اُٹھا رکھا ہے مسیحی خاندانوں کو بُرے دن کے ایام میں کپڑے لتے سے مدد پہنچاتی ہیں۔ کئی ایک مسیحی عورتوں سے رنادھم لیکر انکی مدد کرتی ہیں۔ بیوا اور لاوارث کا ہاتھ پکڑا یتیموں کو سنبھالا غریبوں کو سیر کیا اور اب ایک نیا مکان عمدہ و فراخ پاسبان کے رہنے کے لایق بنواکر چلکیں اور تصاویر منگواکر اور آئینہ شیشہ لگواکر کلیسیا کی نذر کیا ہے۔ کلیسیا کی فکر کا جنجال کہ اُسنے خداوند پر ڈالدی خداوند نے بزرگ مس صاحبہ کے ذریعہ جواب دیا۔ جس سے کلیسیا کو زیادہ تقویت حاصل ہوئی اور بیک تحت ذیل کے کلمے زبان سے نکلے کہ "خداوند میرا چوپان ہے مجھکو کچھ کمی نہیں وہ مجھے ہری چراگاہ میں بٹھلاتا ہے وہ راحت کے چشموں کی طرف میری رہنمائی کرتا ہے وغیرہ"

کلیسیا دل سے (عموماً کل صاحبان کا اور خصوصاً) بزرگ مس گرین فیلڈ صاحبہ کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور خدا سے ملتجی ہے کہ وہ زمانہ جلد آوے جسمیں شہر شہر بلکہ گانوں گانوں دیسی کلیسیا میں قائم ہوکر اپنے اپنے دیسی پاسبانوں کا انتظام کرسکیں اور خدا کے پوشیدہ انتظام و مدد کا تجربہ کریں کہ وہ اپنی کلیسیا کے لئے ناامیدی میں سے اُمید پیدا کرتا ہے۔ دریں وہ مددگار میرا ہوکے وہ ہر آن۔ بر لایا میرے دل نے جس اُمید کو چاہا۔

راقم دھرم داس پورن لودیانہ

واقعات اور رائیں

ہندوستان میں بت پرستی جانور پرستی اور آدم پرستی ابھی تک جاری ہے۔ الٰہ آباد میں ایک فقیر دریاشاہ نامی جو حال میں گذر گیا بڑا ایک ولی تصور کیا جاتا تھا۔ جسطرف وہ نکل جاتا تھا مرد عورت اور لڑکے اُسکے قدم پر گرتے تھے۔ وہ ستر یا پچھتر برس کا ضعیف آدمی تھا اور اُسکی چند روشیں ایسی تھیں جنکے باعث ہندوؤں اور جہلا محمدیوں نے اسکو کراماتی سمجھا۔ پہلی روش اُسکی یہہ تھی کہ وہ راہ چلتے ہوئے کسی سے نہ بولتا نہ مخاطب ہوتا تھا۔ وہ نہ پانوں پر گرنیوالوں سے کچھ کہتا نہ سوال کرنے والوں سے۔ دوسری روش اُسکی یہہ تھی کہ کسیکو خیال میں نہ لاتا تھا۔ جب دق ہوجاتا تھا تو پانوں پر گرنیوالوں کو مارتا تھا خواہ مرد ہو یا عورت جوان ہو یا بوڑھا امیر ہو یا غریب۔ لوگوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ اُسکا مارنا اس بات کا اظہار رہتا کہ آدمی کا مقصد پورا ہوگا۔ تیسری روش اُسکی یہہ تھی کہ کسی سے کچھ غرض یا مطلب نہ رکھتا تھا۔ نہ کسی سے مانگتا نہ اپنی بھوکھ پیاس دُکھ تکلیف کا کچھ ذکر کرتا تھا۔ چوتھی روش اُسکی یہہ تھی کہ وہ اپنے بدن کے کپڑوں کیطرف سے بالکل بے فکر تھا۔ مدتوں کے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور یقین ہے کہ وے کبھی دھوئے نہیں گئے۔ پانچویں روش اُسکی یہہ تھی کہ اُسکی جگہہ مقرر تھی جہاں وہ گنگا میں نہاتا تھا اور نہانے کے بعد چند گھنٹے درختوں کے نیچے بیٹھتا اور کچھ وقت صرف کرتا تھا۔ اُسکی عادت سے آگاہ ہوکر عورتیں ہر روز طرح طرح کے کھانے اُسکے لئے پہنچاتیں اور اپنے ہاتھ سے اُسے کھلاتی تھیں۔ ہندوؤں میں بہت باتیں اُسکی کرامات کی مشہور ہیں جنہیں درج کرنا باعث طوالت ہے۔ صرف اتنا کہنا ہے کہ جب وہ مرگیا اُسکی لاش دھوم سے اُٹھی اور ایک قبر میں رکھی گئی۔ اب اُسکی قبر پوجی جاتی ہے اور مراد مانگنے والوں کا ہجوم رہتا ہے عجب نہیں کہ رفتہ رفتہ ایک میلہ قایم ہوجائے کیونکہ ہندوستان میں اسیطرح بیشمار میلے مقرر ہوگئے ہیں۔ از مخزن

قاہرہ سے سو میل کے فاصلہ پر ایک مصری کسان کی معرفت ایک قدیم زمین دوز مقبرہ ظاہر کیا گیا ہے جسمیں ہزاروں مُردہ بلیاں بحفاظت مدفون تھیں۔ اگرچہ مدتوں بعد مقبرہ ظاہر ہوا پر مُردہ بلیاں بعینہ ویسی ہی ہیں کیونکہ ہر ایک کی لاش میں (مصریوں کا ایجادی مصالا جس سے لاش محفوظ رہتی) بھرا ہوا ہے۔ مصری لوگ بلیوں کو مانتے ہیں اور قدیم مصریوں نے تعظیماً انہیں یوں دفنایا۔ مقبرہ میں ایک لاکھ اسّی ہزار بلیوں کی لاشیں تھیں۔

عجیب خبر ہے کہ بنگال کے ایک برہمن نے اپنے خاندان کی چھ بھتیجیوں آٹھ اپنی حقیقی بہنوں اور چار لڑکیوں کو ایک دس سالہ لڑکے سے بیاہ دیا۔ ان کل عورتوں اور لڑکیوں کی عمر پچاس برس سے لیکر تین مہینے تک کی ہے۔ شادی کے وقت جبکہ رسوم ہو رہی تھیں تو سب سے چھوٹی لڑکی کو پیتل کی ایک تھالی میں بٹھلائے اور رسم ادا کی گئی کہتے ہیں کہ کلین برہمنوں میں یہہ دستور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی خاندان کی کوئی ایک لڑکی بیاہے تو اسکا یہہ فرض ہے کہ اُور جسقدر اسی خاندان کی ہوں اُنسے بھی وہ اپنی شادی کرے ورنہ جتنی باقی رہ جائینگی اُنکی عمر بھر شادی نہ کیجائیگی۔ ایسی کی مثالیں صدہا موجود ہیں جہاں کیہہ ہی ڈھنگ بیاہ شادی کا برتا جاتا ہے اور ایک آدمی کے پیچھے جماعت کی جماعت بیاہتا بیویوں کی پھرا کرتی ہے جسمیں ہر عمر اور ہر سن کی عورتیں پائی جاتی ہیں۔ (نور افشاں) ایسی قبیح اور شرمناک باتوں کو جو ہندوؤں میں جاری ہیں دین اسلام یا اور

کوئی مذہب بجز مسیحی دین کے دور دفع نہیں کرسکتا کیونکہ یہہ ہی ایک مذہب کثیر الذروا ہی کو کسی حالت میں جایز اور روا نہیں رکھتا ہی +

چیپاسا کے قریب ایک جگہ گھنسیلا ہی جہاں پیشتر کالی دیبی کے لئے آدمیوں کی قربانی کی جاتی تھی۔ اب بھی پوجا کے دن ایک ڈھول بجایا جاتا جو آدمی کے چمڑے سے مڑھا ہوا ہی۔ اور کوئی ڈھول وہ اُسدن استعمال میں نہیں لاتے اور یوں ظاہر کرتے ہیں کہ اُنمیں ہنوز وہ وحشیانہ طبیعت موجود ہی۔ اور صرف سرکاری حکومت سے مجبور رہیں ورنہ ضرور اُس خون کی پیاسی دیبی کے آگے آدمیوں کو ذبح کرنے میں دریغ نہ کریں۔ کہتے ہیں کہ ابھی تک وہاں دو آدمی زندہ ہیں جو پہلے دیبی کے آگے آدمیوں کو قتل کرکے قربانی چڑہاتا تھا +

ایک پارسی اخبار لکھتا ہی کہ ہندو بیوہ پن کا عقدہ عمدگی سے آسان ہو سکتا ہی۔ اگر یہہ حکم جاری ہو کہ جب مرد رنڈوا ہو جائے تو وہ بیوہ عورت کے مانند شادی دوبارہ نہ کرنے پاوے۔ اگر یہہ قاعدہ جاری کریں تو پھر عمدہ انتخاب سے شادی ہوا کرے اور اُسکا نتیجہ عمدہ پیدا ہوگا۔ اگر مرد کم خود غرض اور عورتیں زیادہ تر مہذب ہوں تو عمدہ انتظام ہونا آسان ہی +

اندرونی افریقا میں بُت پرستوں کے درمیان مسیحیوں کا ایک فرقہ ظاہر ہوا ہی جو وہاں آباد ہی۔ اگرچہ اُنکا مسیحی عقیدہ صحیح نہیں تو بھی اُنمیں مسیحی نشانات پائے جاتے ہیں اور وے بت پرستوں سے علیحدہ ہیں۔ اُنہوں نے کبھی کسی ولایتی کو نہیں دیکھا۔ گمان کیا جاتا ہی کہ ۸۰۰ برس ہوئے کہ وے ایبسینیا سے جاکے وہاں آباد ہوئے +

افریقہ کے وحشیوں کی بیرحمی کا بشپ کروتھر صاحب اپنے روزنامچہ میں یوں ذکر کرتے ہیں "مقام اوبیلی میں ایک دولتمند ضعیف عورت مرگئی اُسکے لئے قبر تیار ہوئی اور دو غلام عورتیں اُسکی قبر کے پاس لائی گئیں اُن عورتوں کے ہاتھ پانوں توڑے گئے اور اُسی تکلیف کی حالت میں وے قبر میں رکھ دی گئیں۔ بعد ازاں اُس دولتمند عورت کی لاش قبر میں اوتاری گئی اور اُن زندہ درگور عورتوں پر رکھ دی گئی۔ دو اور غلام عورتوں کو عمدہ لباس اور پھولوں سے آراستہ کیا قصبہ میں ہر طرف گھمایا اور با آواز بلند پکارنے لگے کہ یہہ باندیاں روحوں کے دیس میں اپنی بی بی صاحبہ کی خدمت کرینگی۔ آخرکار وے بھی قبر کے پاس لائی گئیں اُنکے ہاتھ پانوں توڑے گئے ہڈیاں چور کی گئیں اور قبر میں لاش کے اوپر رکھی گئیں اور قبر بند کی گئی۔ اسطرح ایک مردہ کے ساتھ چار زندوں کو مار کے اور اُنکے ہاتھ پانو توڑ کے قبر میں دفنایا۔ کیسی سخت دلی اور بیرحمی ہی! اُن وحشیوں کو خداوند یسوع مسیح کے پیغام کی کیسی ضرورت ہی جو برکتوں کا اور الفت کا سرچشمہ ہی جسنے ہر ایک کو پیار کیا اور اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ "تم ایک دوسرے کو پیار کرو" +

بمبئی میں ایک یوروپین مشنری صاحب نیٹو کرسچن کلب کی بنیاد ڈالنے کو اپنی ہمت و کوشش صرف کررہے ہیں اگر کوئی امر مزاحم نہ ہوا تو آخر مئی تک اپنے ارادہ میں کامیاب ہونگے +

لکھنؤ کا رفیق نسوان ناقل ہی کہ باوجودیکہ حکام شہر لکھنؤ ہر طرح کا انتظام کرتے ہیں مگر یہاں کے چور بھی ہنوز باز نہیں چوکتے۔ بتاریخ ۲۷ اپریل شب کو محلہ کٹرہ بزن بیگ خان میں بھوتیلی کے گھر میں جو پولیس کی چوکی سے چند قدم فاصلہ پر تھا ایک چور اندر گھسا اور زیور وغیرہ جو ہاتھ آیا لیکر اپنا راستہ لیا پتہ ندارد +

بیس برس کا عرصہ گذرا کہ نیوگنیا کے باشندے وحشی اور مردم خور تھے سنہ ۱۸۷۱ء میں پادری سموئیل میکفرلین صاحب اُن خوفناک باشندوں کو انجیل کی خوشخبری سنانے کے لئے گئے۔ خدا اُنکا حافظ و نگہبان رہا کہ اُن مردم خوروں سے اُنہیں ضرر نہ پہنچا۔ انجیل کی تعلیم وہیں پھیلی اور اب وہاں کوئی مردم خور نظر نہیں آتا بلکہ جہالت کی اور بہت سی باتوں سے باشندوں نے ہاتھ کھینچا ہی۔ فی الحال وہاں ستر مشن سٹیشن چھ گرجا گھر اور مسیحیوں کا شمار ۷۰۰ ہی +

نامہ نگار دہلی مخبر ہیں کہ اس شہر میں آج کل اہل ہنود باہم چندہ کرکے راس دہاریوں کو نچاتے اور جب وے کپڑے اور زیور پہنکر ناچتے تو دیکھنے والے بہت خوش اور فریفتہ ہو جاتے ہیں اور ناچنے والوں کو علاوہ چندہ کے دو آنی چوآنی وغیرہ دیتے ہیں۔ اسمیں نہ صرف جہلائے ہنود بلکہ محمدی اور تعلیم یافتہ معزز اشخاص بھی جو نیکی کا دم بھرتے شامل ہوتے ہیں۔ محمدیوں اور آریوں پر جو فرنیسانہ دینداری کا دعوی کرتے ہیں زیادہ افسوس آتا ہی کہ یہہ لوگ کہتے کچھ اور اور کرتے کچھ اور ہیں +

اخبار عام لکھتا ہی کہ ولایت میں سلطان روم کی حکومت کے خلاف بہت شور مچنے لگا ہی اور سلطان روم کو انگریزی کانسل نے مطلع کیا ہی کہ آپ ظالمانہ طرز حکومت کو چھوڑیں ورنہ آپ کے لئے بڑی خرابی کا اندیشہ ہی۔ یہہ بات بیان کی گئی ہی کہ ایران میں خونخوار قوم کرد کو سلطان روم کی طرف سے خفیہ امداد ہتھیاروں کی دیجاتی ہی اور اس سے وہ لوگ سرحد ایران پر خونریزی برپا کرکے امن میں خلل ڈال رہے ہیں۔ یہانتک بیان کیا گیا ہی کہ پچاس ہزار بندوقیں سلطان کی طرف سے اِن لوگوں کو تقسیم ہو چکی ہیں +

ہم سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی کی اس کامیابی کی مبارکی دیتے ہیں کہ پچھلے امتحان میں وہاں کے طالبعلم حسب ذیل یونیورسٹی میں پاس ہوئے۔

(۱) انٹرینس کے لئے ۲۷ بھیجے گئے۔ ۱۵ پاس ہوئے۔

(۲) ایف اے " ۱۵ " " "

(۳) بی اے " " ۷ " "

بی اے کی ڈگری کے لئے چار طالبعلموں نے اعلی درجہ کی ریاضی اختیار کی تھی جنمیں سے تین پاس ہوئے۔ لیکن یہہ بات

ابھی تک ہمیں معلوم نہیں ہوئی کہ پاس ہوئے طالبعلموں میں سے کتنے دیسی عیسائی کس کس درجہ کے امتحان میں پاس ہوئے ہیں؟ آگے معلوم ہونے پر لکھا جاویگا +

چونکہ سلطنت عثمانیہ نے خرچہ جنگ روس و روم کے بقایا کی نسبت روس کے گذشتہ پیغام کا کچھ جواب نہ دیا اس لئے ایم نیلیڈف روسی سفیر نے ایک اور نوٹس بھیجا ہی جسمیں اصرار کیا گیا ہی کہ ادائیگی جدید قرضہ روس سے کی جائے ورنہ روس اسکی وصولی کی تدبیریں عمل میں لائیگا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حضور قیصر ہند نے قلعہ ونڈسر میں اپنے مرحوم خاوند کا بت جو بہ یادگار جوبلی مستورات انگلستان کیطرف سے نذر کیا گیا تھا کھولا۔ شاہ بلجیم بھی اس جلسہ میں شامل تھے +

قسطنطنیہ کے ایک اخبار نے لکھا ہی کہ روس میں حکم جاری ہونیوالا ہی کہ ریل پر عورتیں ملازم ہوں اور انکی تعداد پچیس فیصدی ملازمت میں ہوگی +

خبر ہی کہ لارڈ وولزلی صاحب شروع ۱۸۹۱ء میں کمانڈر انچیف افواج ہند مقرر ہونگے +

آثار جنگ کے خوف سے سرویہ نے ایک لاکھ تیس ہزار فوج بڑہائی ہی۔ روس نے سرویہ کو ۴۰ ہزار بندوقیں اور ۳۰ توپخانے بطور امداد دیئے ہیں

سُنا گیا کہ شہنشاہ جرمنی اپنے ملک میں جنگ ڈوئیل کی وحشیانہ اور نامعقول رسم کو بند کرنے والے ہیں یورپ کی تہذیب اور یہہ وحشیانہ جنگ ڈوئیل! +

روس سخت غصہ میں ہی کہ ایران میں انگریزی رعب داب روز بروز روبہ ترقی ہی +

فرانس میں پارلیمنٹ کے ہر ایک ممبر کو زمانہ اجلاس میں فی یوم ایک پونڈ دیا جاتا ہی اور سلطنت امریکہ میں کانگریس کے ہر ایک ممبر کو ایک ہزار پونڈ سالانہ اپنے ملک سے ملتے ہیں +

گورنمنٹ ہند نے یہہ فیصلہ کیا ہی کہ جو روپیہ انگلستان سے اُن شخصوں کے پاس آوے جو ہندوستان میں رہتے ہیں وہ انکم ٹکس کے لایق ہی +

چونکہ ایران میں ہیضہ دفع ہوگیا ہی اسلئے جو پہرے بغرض حفظان صحت ٹرکی کی سرحد پر متعین کئے گئے تھے وہ اُٹھائے گئے ہیں +

ایک مہصر بیان کرتا ہی کہ انفلوئنزا ایک پُرانی بیماری ہی چنانچہ ۴۱۵ء قبل مسیح سسلی میں اتھنز کی فوج پر اسکا حملہ ہوا تھا +

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان خطوط کا محصول بجائے ۴½ آنہ سے ۲½ آنہ کیا گیا۔ لیکن اخبارات اور رسالات کا محصول بدستور رکھا گیا +

نہر چناب پر تجویز ہی کہ عیسائیوں کے گاؤں آباد کئے جاویں +

سیرامپور میں ایک بوڑھے برہمن پُجاری نے عیسائی مذہب اختیار کیا ہی +

کانپور میں صاف پانی بہم پہنچنے سے ۲ ہزار آدمی ہر سال مرتے ہیں +

تجویز ہی کہ آگرہ کے روضہ تاج محل میں بصرف ۱۲ ہزار روپیہ گیس کی روشنی کی جائے +

اخبار الصدیق مخبر ہی کہ فیروزپور میں چوریوں کی کثرت قماربازوں کی دلیرانہ بدمعاشیاں اہل شہر کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہو رہی ہیں۔ اہل پولیس ادھر متوجہ نہیں ہوتے +

شہر گوجرانوالہ میں ایک برہمنی عورت کے یہاں ایک آن واحد میں تین لڑکیاں پیدا ہوئیں جو ابھی تک زندہ ہیں +

ہز ہائینس امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ رئیس ٹونک کو خطاب جی سی ایس آئی عطا کیا گیا +

جیپور میں ایک برہمن سبھا قایم ہوئی ہی جسکا خاص مقصد برہمن کمیونٹی کی حالت کو بہتر کرنا ہی +

سُنا گیا کہ محصول سفیدی (یعنی کپڑے کا محصول) امرتسر میونسپل کمیٹی سے ہٹایا گیا۔ اہل شہر خوش ہیں کہ اس سے تجارت کو ترقی ہوگی +

کلکتہ میں کوشش ہی کہ انکم ٹکس موقوف کردیا جاوے اگر کلکتہ کی کوشش میں کامیابی ہوئی تو مدراس اور بمبئی کے لوگوں کو ایک نظیر ہاتھ آنے سے موقوفی انکم ٹکس کے لئے کوشش کرنے میں ہمت ہوگی +

ریاست بڑودہ کی سالانہ رپورٹ ۱۸۸۹ء سے معلوم ہوا کہ سال ماسبق میں مہاراجہ صاحب کے سفر خرچ میں سات لاکھ ۷۵ ہزار ۹ سو ۹۴ روپیہ خرچ ہوا! +

موضع ہرنول ضلع جہلم میں ایک بقال کے گھر ۱۵ مئی کو ڈاکہ پڑا۔ ایک ڈاکو زخمی معہ تلوار پکڑا گیا۔ گاؤں کے آدمیوں میں سے دو آدمی زخمی ہوئے تخمیناً سو ڈاکو مسلح تھے +

بنارس میں ہندو مندر پر مسلمانوں نے حملہ کیا۔ جوش پیدا ہو رہا ہی کہ مسلمان آجکل ہر جگہ ہندوؤں کے مندروں کی ہتک پر آمادہ ہیں مگر گورنمنٹ سے خایف ہیں +

بمبئی میں سر ڈینشا مانکجی پٹیٹ کا کارخانہ روئی جل گیا ۱۲ لاکھ کا نقصان ہوا +

علاقہ بمبئی میں ۱۸ میونسپل کمیٹیاں بباعث نا قابلیت موقوف کی گئیں +

لاہور کا ایک انگریزی اخبار اَب کے میونسپل انتخاب لاہور پر قہقہہ اوڑا کر لکھتا ہی کہ چپڑاسی صاحب میونسپل کمشنر انتخاب کئے گئے +

ضلع رنگپور میں ایک پوسٹ ماسٹر کو خیانت مجرمانہ کے جرم میں سات برس قید کی سزا ہوئی +

کپتان جانسٹن صاحب نے عہدہ پرائیویٹ سکرٹری ہزاکسیلنسی سر جیمس لائل صاحب کا چارج لے لیا +

شمال مغرب سررشتہ ڈاک میں لالہ بلدیو جی ان ۲۹ سال ملازم رہے۔ اُنپر بھاری غبن کا جرم قایم ہوا اور گرفتار ہو کر دورہ سپرد ہوئے +

بردوان میں ایک شخص ہرش کمہار کو ۱۲ برس کی سزا عبور دریائے شور ہوئی۔ اسنے اپنی بہن والدہ اور جورو کو بیرحمی سے قتل کیا تھا +

ریاست بڑودہ کا دعویدار سدا شیو راؤ گیکواڑ عمر بھر اپنے دعووں کے واسطے مایوسی سے لڑتا رہا۔ اب خبر آئی ہی کہ وہ مر گیا +

علیگڈہ کے سر سید احمد خان صاحب ابتک قریب ۴۰ ہزار دستخط روانہ پارلیمنٹ کر چکے ہیں جو نیشنل کانگریس کی اس درخواست کے خلاف ہیں کہ ہندوستانی کونسلوں میں انتخابی اصول تسلیم کیا جائے +

نتھور کے ایک مسلمان امام الدین نام کو اس علت میں ۶ ماہ قید با مشقت ہوئی کہ اُسنے آپکو انکم ٹکس مشخص کرنے والا بناکے ضلع ہگلی کے کئی دیہات سے رقمیں وصول کیں +

افریقہ کے علاقہ متنازعہ کو گورنمنٹ پرتگال نے خالی کر دیا +

پرنس بسمارک اور شہنشاہ جرمنی کے درمیان ناچاقی ہونیکی بات اُڑی +

مشرقی سوڈان سے امن کے خلاف میں بہت خراب خبریں آئیں +

امریکہ میں ۱۱½ ہزار میل تک برقی ریلوے جاری ہی +

امسال شملہ میں نمائش نقاشی وغیرہ نہیں ہوگی +

۲۲ مئی قلعہ لاہور کے محاذ میں بڑا بھاری میلا اہل خالصہ کا ہوگا +

پونا میں فوجی گوروں نے ایک سائیس کو مار ڈالا مجرم گرفتار ہی +

میرٹھ میں جھنڈا ڈاکو کا مقدمہ ابھی تک چلا ہی جاتا ہی +

بمبئی میں ایک ویشی نے واسطے صحت خانہ قومی کے ایک لاکھ روپیہ دیا +

الہ آباد میں ایک اسلامی بورڈنگ ہاؤس قائم کرنیکی تجویز ہی +

عدالتہائے پونا میں کام کرنے کے لئے ایک نابینا مرہٹا نانا نارائن بہور کو سند وکالت دیگئی +

افسوس کہ لاہور کا اخبار دہلی پنچ جیسا کہ اُمید تھی بند ہو گیا ہی +

خبر ہی کہ میونسپلٹی فیروز پور میں مویشیوں پر ٹکٹ لگانے کی تجویز در پیش ہی +

میرٹھ کے گاڑی والوں نے ایکا کرکے کام بند کر رکھا تھا ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا +

مدراس کے مشہور بیرسٹر مسٹر نارٹن بھی کانگریس کی تائید کے لئے انگلستان روانہ ہو نگے +

بنگال کے ایک فیاض بابو نے ایک صنعت و حرفت کے مدرسہ کے لئے دس ہزار روپیہ دیا +

بمبئی کی صنعت و حرفت سے جس شخص نے مال چرایا تھا وہ گوجرات (پنجاب) سے گرفتار ہوا +

بہت خوشی کی بات ہی کہ نواب صاحب مرشد آباد کیحالت بہت کچھ سنبھل گئی ہی +

معلوم نہیں کہ اس خبر میں کہانتک صحت ہی کہ گورنمنٹ بنگال مہاراجہ دربھنگہ سے ناراض ہی +

گورنمنٹ ہند نے ریاست کشمیر سے سوچیت گڈہ سے جموں تک ایک جدید تار برقی لگانیکا معاہدہ کیا +

پیرس میں انتخاب میونسپلٹی امن سے طی ہوگیا ۔۔ ڈپٹی منتخب ہوئے +

ایک فرانسیسی نے تبت کی زبان کی بہت عمدہ گرامر لکھی ہی +

لنڈن میں ایک شخص نے اپنی تین ہفتہ کی لڑکی کو غصہ میں آکر مار ڈالا۔ کیونکہ اُسکے رونے سے رات بھر کی نیند حرام رہی

یورپ میں ایک پانی کی طاقت سے چلنے والی ریل لائن کی افتتاح کی رسم ادا کی گئی +

امریکہ پیتل کے کارخانہ میں سب لڑکیوں نے یکبارگی کام چھوڑ دیا۔ یہہ کہتی ہیں کہ ہمکو مردوں سے ملنے سے کیوں روکا جاتا ہی +

حیدر آباد سندھ کے داروغہ جیل کو اس جرم میں کہ اُنکے کمال بے احتیاطی و سازش سے ایک سنگین مجرم بھگا دیا تھا ۵ سال قید کی گئی +

چندر نگر سٹیشن پر پانچ قلی بجرم لوٹنے مسافران کے ۱۸-۱۸ ماہ قید ہوئے +

بمبئی میں سخت طوفان بارش سے بازار بھر گئے تار ٹوٹ گئے اور درخت اُکھڑ گئے +

بنگال میں ایک عورت نے ڈاکٹری کا اعلیٰ امتحان پاس کیا ہی +

امیر کابل کی نسبت مشہور ہی کہ وہ انگریزی اخباروں کو بنظر نفرت دیکھتے اور خیال کرتے ہیں کہ انمیں جھوٹی ہی باتیں لکھی جاتی ہیں +

امریکہ کے ایک کاشتکار نے اپنے گھوڑے کی بینائی کم دیکھکر عینک لگائی جس سے وہ گھوڑا اب بخوبی کام دیتا اور گھانس چرتا ہی +

آج حضور قیصر ہند نے ۷۱ ویں سال میں قدم رکھا مبارک ! +

قندھار ریلوے چمن تک بالکل تیار ہو گئی ہی +

کشمیر کونسل کے رائے بہادر پنڈت سورج کول کو خطاب سی آئی ای ملا +

خان بہادر شیخ حافظ عبدالکریم رئیس میرٹھ بھی سی آئی ای کئے گئے +

کلکتہ میں سنسکرت خطابوں کے امتحان میں امسال ۴۴ پاس ہوئے +

ترہت میں ایک گورہ نے تین دیسیوں کو بندوق سے مارا +

باندہ میں خون کی وارداتیں عام ہو رہی ہیں۔ پتہ نہیں لگتا +

پٹنہ میں ایک ہرکارہ ڈاک کو چوری خطوط کے لئے ۳ سال قید سخت ہوئی +

صاحب چیف کمشنر کے لئے رنگون میں بصرف ۵ لاکھ نیا گورنمنٹ ہاؤس بنیگا +

تجویز ہی کہ محاصل نمک کا روپیہ بھی بذریعہ ڈاکخانہ ادا کیا جائے +

جدید عمارت ہائیکورٹ الہ آباد پر ۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا +

کینیڈا میں کوشش جاری ہوئی کہ وہاں بھی جمہوری حکومت ہو

انگلستان میں کمال کوشش سے فوج والنٹیر کو آراستہ کرتے ہیں +

متھرا میں پرنس وکٹر کی یادگار میں ایک مندر بنایا ہی +

محمد علی خان جدید وزیر ایران مقیم دربار انگلستان مقرر ہوئے +

جرمنی آسٹریا و رُما کے وزیر اعظم عنقریب باہم کمیٹی کرینگے +

یکم سے ۱۰ ستمبر تک لنڈن میں آئندہ جلسہ اورینٹل کانگرس ہوگا +

سرکاری خبریں

لفٹنٹ سی ایم ڈوالاس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کو جنکے سپرد ضلع کوہاٹ کی سب ڈویژن تحصیل کا اہتمام ہی یکم جون سنہ ۱۹۰۱ء سے دو ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی اور بجائے اُنکے ایف بی آر ہنسر صاحب بہادر قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور کام کرینگے +

جی ایم اوگلوی صاحب بہادر کمشنر ڈیرہ جات کو یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء سے تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی اور بجائے اُنکے آر جی بروس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمعیل خان کام کرینگے +

جے آر ڈرمنڈ صاحب بہادر قایم مقام ڈپٹی کمشنر کرنال کو ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۱ء سے ایک ماہ اور ۲۸ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی اور بجائے اُنکے ڈمیو جیوس صاحب بہادر رخصت سے واپس آنے پر کام کرینگے +

کرنیل ایف ایم برچ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر فیروزپور کو یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء سے ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی اور اُنکے ایام رخصت میں ای بی فرانسس صاحب بہادر مہتمم بندوبست کمشنر ممدوح علاوہ اپنے دیگر فرایض کے ضلع فیروزپور کا اہتمام رکھینگے +

تار کی خبریں

لنڈن ۲۲ مئی معاملات برازیل خراب ہو رہے ہیں۔ تازہ خبروں سے واضح ہوا ہی کہ دو شمالی صوبوں نے بغاوت کی ہی۔ پرتو الگری میں جو فساد ہوا اسمیں ۲۷ مفسد ہلاک اور ۴۱ کم و بیش مجروح ہوئے

ہگلی ۲۱ مئی ہیر کے روز فوجداری سیشن ہونے میں ایک شخص تارنی گو نے اپنے چھوٹے بھائی کو کٹاری سے ہلاک کرنے کی علت میں حبس دوام بعبور دریائے شور کا سزایاب ہوا۔ اسکو بھائی کی نسبت اپنی بیوی کے ساتھ حرامکاری کرنے کا شبہ ہوا تھا +

بمبئی ۲۲ مئی گورنمنٹ بمبئی کے تمام دفاتر ۲ جون کو پونا میں جمع ہونگے +

کوئٹہ ۲۱ مئی کرنل والس صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے جو سندھ پشین ریلوے کے اس حصہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ خفیف سی علالت کے باعث کوئٹہ میں رُکے ہوئے ہیں +

شملہ ۲۰ مئی۔ چھ نہیں بلکہ سات مدارس حربئیہ موقوف کیجائینگی

الہ آباد ۲۰ مئی کپتان آرسی ٹمپل جدید قواعد چھاؤنیوں کے متعلق خدمات سے سبکدوش ہوکر مردم شماری برہما کے کام پر رنگون کو گئے ہیں جہاں دو ماہ انتظام میں مشغول رہینگے +

لنڈن ۱۹ مئی ہونیا کی خبر سے واضح ہوا ہی کہ وہاں کے آہنی سامان کے ذخایر میں ہلاک کے ایک بمبہ کو آگ لگنے سے مکان گر گیا۔ ۲۲ آدمی ہلاک اور ایک سو مجروح ہوئے +

لنڈن ۱۹ مئی کہتے ہیں کہ ایک برنگالی مہندی مہم ماہ جولائی کے شروع میں موزمبیق کیطرف داخل ہوگی

لنڈن ۲۰ مئی ویسٹ افریکن کمپنی جرمنی کے گذشتہ حساب و کتاب سے ثابت ہوا ہی کہ پچھلے سال کمپنی کو ۱۸ ہزار پونڈ خسارہ ہوا ہی +

لنڈن ۲۰ مئی سر رچرڈ ٹمپل نے ہوس آف کامنز انڈین کانگرس کی درخواست پیش کی جسپر پنجاب اور دہلی کے ۲ ہزار مسلمانوں کے دستخط ہیں +

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ بالوراے نرودہ صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ بابو قطب سرنداس صاحب۔ ماسٹر سولراج صاحب۔ لالہ منسارام صاحب۔ منشی وجیہ الدین صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ سید غلام محمد صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب ممبران واقع ۱۴۔ فروری ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ چٹھی اوجر صاحب ہیڈ ماسٹر واسطے ملنے تنخواہ معہ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر۔ **تجویز ہوئی** تاوقتیکہ اوجر صاحب چارج دیگر جو روپیہ سابق و اسباب سرکاری اُس سے لینا ہے وہ حسب ضابطہ داخل نہ کرے اور اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت نہ کرے برخلاف ہدایت مندرجہ نمبر ۶۵ مورخہ ۲۹ جنوری ۹۰ء صاحب انسپکٹر کمیٹی کوئی کارروائی نہیں کر سکتی +

نمبر ۲ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۳۱ جنوری ۹۰ء بحوالہ چٹھی نمبر ۱۹ مورخہ ۲۳۔ جنوری ۹۰ء صاحب کمشنر بہادر سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندھر معہ سرکلر نمبر ۱۔ مورخہ ۱۳ جنوری ۹۰ء صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مشعر اسکے کہ نمبر ۱ حیثیت اُمیدوار ممبری کے لئے صرف جائداد کی ہونی چاہیئے یا دیگر قسم کی بھی ہونی چاہیئے اگر جائداد ہونی چاہیئے تو جائداد پدر پر باپ بیٹا ہر دو راے دے سکتے ہیں یا صرف باپ ہی۔ **تجویز ہوئی** کہ نمبر ۱ حیثیت جائداد کے سوائے اُمیدوار ممبری کے لئے آدمی لائق و نیک چلن بھی ہونا چاہیئے نمبر ۲ جائداد پدر بحالت موجودگی پدر کی پدر ہی راے ممبری دے سکتا ہے نہ کہ ہر دو باپ و بیٹا +

بیماری ترقی پر ہے پیدائش ۲۴ فوت ۲۴ +

مخمس بر غزل منشی حسن علی صاحب سفیر از نتایج طبع بابو کیدارناتھ صاحب منت ترک

رتن ورمن

لکھا مضمون جو ای مہر صداقت روے رخشاں کا
لکھاں ہر سطر پر آیا شعاع مہر تاباں کا۔
بیاض نور مردم کیوں نہ ہو ہر صفحہ دیواں کا
ہوا روشن تیری مدحت سے رخ ظلمات عصیاں کا
بڑھا رتبہ تیری توصیف سے ملک سلیماں کا

شب دیجور سے بھی تھے سیاہی میں وہ گوہر
ہوئے روح القدس کی روشنی سے انکے دل انور
زمین آستان بندگاں ہی عرش سے بڑھکر۔
ہر ایک ذرہ تیرے در کا ہی رشک خسرو خاور
شہنشہ ہو نکو کب رتبہ ہی حاصل تیرے درباں کا

بشر میں ہوکے خالق۔ رحم فرمائے دو عالم ہی
تو اس عالم میں آیا تو بھی بالائے دو عالم ہی
اکیلا حشر میں تو عدل پیمائے دو عالم ہی۔
نہیں ثانی کوئی تیرا تو یکتائے دو عالم ہی
تیری ذات مقدس راز ہی اک ذات یزداں کا

طبیب جملہ بیماراں ہی تو ای شافی مطلق
حکیم حاذق دوراں ہی تو ای شافی مطلق
غلط ساز غم پنہاں ہی تو ای شافی مطلق
ہمارے درد کا درماں ہی تو ای شافی مطلق
تیرا کفارہ ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا

حقیقی باغباں گلچیں ہوا ہیں بوستاں زیبا میں
ہوا آب چشمۂ روح القدس گلہائے رعنا میں
کھٹکتا ہی رہے کانٹا سا ہر دم چشم اعدا میں
رہیں سرسبز شاخیں چرچ کی عیسی کی دنیا میں
پھلا پھولا رہے یا رب ہر اک نخل اس گلستاں کا

فقط لب سے عبث ہی نام لینا حق تعالی کا
نگین دل کو زیبا ہی لقب پیارے مسیحا کا
زباں روح سے ہو ورد اسم پاک مولیٰ کا
رہے تار نفس میں دانہ تسبیح عیسی کا۔
نہ ہووے قطع جبتک سلسلہ اس رشتۂ جاں کا

اُٹھا کے بار نعمت کو اتارا بوجھ یہ سر سے
ہماری روح کو پاکیزگی دی روح اطہر سے
وہ جنت کیطرح ہی مطمئن ہیں خشکے ڈر سے
سفیر پر خطا ہو مضطرب کیوں خوف محشر سے
جب اُسکے سر پہ ہو سایہ تیری رحمت کے داماں کا

لودیانہ

ہفتہ حال میں کوئی زانیہ عورت ایک خوبصورت لڑکا جسکی عمر تخمیناً تین روز کی ہوگی کپڑے میں لپیٹ کر ایک درخت کے نیچے متصل کوتوالی پھینک گئی خبر ہونے پر لڑکا کوتوالی میں پہنچایا گیا اور چونکہ لاوارث تھا سنا گیا کہ کسی جمعدار کی درخواست پر حوالہ والدہ بنظر پرورش دیا گیا۔ پولیس نے فوراً تحقیقات شروع کی میر محلہ لوگوں اور دائیوں کو اپنے اپنے محلہ میں تلاش کرنیکا حکم دیا گیا کہ مجرمہ کا پتہ لگا دیں مگر ابھی تک کچھ نشان نہیں ملا کہ کس بیرحم فاسقہ نے یہہ کارروائی کی ہی۔ کہتے ہیں کہ لڑکا خوبصورت دار اور گندم رنگ ہی اور غالباً کسی اونچی ذات کا ہی افسوس ہی کہ ملک میں آئے دن ایسی بیرحمی اور سخت دلی کے واقعات بیشمار گذرتے ہیں مگر شادی بیوگان کے مخالف لکیر کے فقیروں نے ایسی سخت دلی اختیار کی ہی کہ مقدور بھر مخالفت شادی بیوگان اور انپر ظلم کرنے کو اپنا فرض اور دھرم کا کام سمجھ رکھا ہی چنانچہ بمبئی میں جب حجاموں نے عہد کیا کہ ہم بیوہ عورتوں کے آئندہ کو سر نہ مونڈینگے تو سنا ہی کہ دو ہندی برہمنوں نے استرے سنبھالے کہ اگر حجام ایسا کرنیمیں اغماض کرتے تو ہم خود انہی بیواؤں کے سر مونڈینگے! +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب مینیجر کے اہتمام سے چھپا